خیر الکلام فی کشف أوهام الأعلام

(۹)

از: مولانا مفتی عمر فاروق لوہاروی
شیخ الحدیث دارالعلوم، لندن

درج ذیل حدیث کے مقاماتِ تخریج کی نشان دہی میں اور یہ کون سی طویل حدیث کا جزء ہے؟ اس کی تعیین میں واقع ہونے والے اوہام

❁ ”صحیح بخاری“ میں ہے:

باب الارْتدافِ علیٰ الدَّابّةِ. **حَدَّثَنَا** قُتَیْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ، عَنْ یُونُسَ بْنِ یَزِیدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ – رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا–: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکِبَ عَلَی حِمَارٍ عَلَیٰ إِکَافٍ عَلَیْهِ قَطِیفَةٌ فَدَکِیَّةٌ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ وَرَاءَهُ. (صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب الارتداف علی الدابة، ص:۸۸۱، ۸۸۲، ج:۲، قدیمی: کراچی)

”سوار کا جانور پر دوسرے کو اپنے پیچھے سوار کرنے کے بیان میں یہ باب ہے..... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گدھے پر، پالان پر سوار ہوئے، اس پر فدک کی بنی ہوئی روئیں دار چادر تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے اسامہ رضی اللہ عنہ کو سوار کیا۔“

(۱) علامہ ابن الملقّن رحمۃ اللہ علیہ کا وہم

علامہ ابن الملقّن رحمۃ اللہ علیہ (۷۲۳-۸۰۴ھ) ”التوضیح لشرح الجامع الصحیح“ میں فرماتے ہیں:

هذا الحدیث سلف فی الحج. (التوضیح، کتاب اللباس، باب الارتداف علی الدابة، ص:۲۱۹، ج:۲۸، وزارة الأوقاف: قطر)

”یہ حدیث کتاب الحج میں گزری۔“

بندہ کہتا ہے:

یہ علامہ ابن الملقّن رحمۃ اللہ علیہ کا وہم ہے؛ اس لیے کہ یہ حدیث کتاب الحج میں قطعاً نہیں گزری۔ ہاں! کتاب الحج کی ایک روایت میں بے شک وارد ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ردیف بنے تھے؛ لیکن وہ حجۃ الوداع کے موقع کی بات ہے، عرفات سے مزدلفہ کے راستے میں آپ ﷺ نے انھیں ردیف بنایا تھا:

حدَّثنا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُم- أَنَّهُ قَالَ: رَدِفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ، فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ أَنَاخَ، فَبَالَ، ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ، فَتَوَضَّأَ وُضُوءً خَفِيفًا، فَقُلْتُ: الصَّلَاةُ (الصلاة) يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: الصَّلَاةُ أَمَامَكَ، فَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ، فَصَلَّى، ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ ..... (صحيح بخاری، كتاب الحج، باب النزول بين عرفة وجمع، ص:۲۲۶، ج:۱، قديمي: كراچی)

اور اس وقت آپ ﷺ قصواء اونٹنی پر سوار تھے، جیسا کہ "صحیح مسلم" وغیرہ میں صراحتاً منقول ہے:

..... ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ، فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ، وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ، وَدَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ، حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ، وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَىٰ: "أَيُّهَا النَّاسُ! السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ" كُلَّمَا أَتَىٰ حَبْلًا مِنَ الْحِبَالِ أَرْخَىٰ لَهَا قَلِيلًا، حَتَّى تَصْعَدَ، حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ..... (الكتب الستة، صحيح مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبی صلى الله عليه وسلم، حديث: ۲۹۵۰، ص:۸۸۱، دارالسلام: الرياض)

جب کہ مبحوث عنہ حدیث میں مدینہ منورہ کا قصہ ہے، جب رسول اللہ ﷺ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو گدھے پر ردیف بنا کر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جارہے تھے، جیسا کہ "صحيح بخاری" کی حسب ذیل مفصل روایت میں منقول ہے:

حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قال: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ

أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ – رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا– أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَىٰ (عليه) قَطِيفَةٍ فَدَكِيَّةٍ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ. قَالَ: حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ، فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَالْمُسْلِمِينَ، وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا. فَسَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللّٰهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، وَقَالَ (فقال) عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ: أَيُّهَا الْمَرْءُ، إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا (فلا تؤذنا) بِهِ فِي مَجْلِسِنَا، ارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ: بَلَىٰ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَاغْشَنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا، فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ. فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ، فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا (سكتوا). ثُمَّ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ، فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا سَعْدُ، أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ عَنْهُ، فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ الَّذِي نَزَّلَ (أَنْزَلَ) عَلَيْكَ، وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبُحَيْرَةِ عَلَىٰ أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ، فَلَمَّا أَبَى اللّٰهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ اللّٰهُ شَرِقَ بِذَلِكَ، فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ. فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (صحيح بخارى، كتاب التفسير، باب قوله ﴿وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا﴾، ص:۶۵۵، ۶۵۶، ج:۲، كتاب المرضى، باب عيادة المريض راكبًا وماشيًا وردفًا على الحمار، ص:۸۴۵، ۸۴۶، ج:۲، كتاب الأدب، باب كنية المشرك، ص:۹۱۶، ج:۲، كتاب الاستئذان، باب التسليم فى مجلس فيه أخلاط من المسلمين والمشركين، ص:۹۲۴، ۹۲۵، ج:۲، قديمى: كراچى)

(۲) علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ کے دو وہم

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ (۷۶۲-۸۵۵ھ) "عمدة القارى شرح صحيح البخارى"

میں مبحوث عنہ حدیث الباب کے متعلق فرماتے ہیں:

والحديث طرف من حديث طويل مضى فى الجهاد عن قتيبة وفى الطب عن يحيى بن بكير وسيأتى فى الأدب والاستئذان. (عمدة القارى، كتاب اللباس، باب الارتداف على الدابة، ص:۷٦، ج:۲۲، دارإحياء التراث العربى: بيروت)

''اور یہ حدیث اس طویل حدیث کا جزء ہے، جو کتاب الجهاد میں قتیبہ اور کتاب الطب میں یحییٰ بن بکیر کے طُرُق سے گزر چکی اور عنقریب کتاب الأدب اور کتاب الاستئذان میں آئے گی۔''

بندہ کہتا ہے:

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ کو یہاں دو وہم ہوگئے:

پہلا وہم یہ کہ انھوں نے مبحوث عنہ حدیث الباب کو کتاب الجهاد میں قتیبہ کے طریق سے مروی طویل حدیث کا جزء قرار دیا؛ حالاں کہ کتاب الجهاد میں قتیبہ کے طریق سے اتنا ہی حصہ مروی ہے، جتنا یہاں ہے؛ بل کہ لفظ ''فَدَكِيَّةٌ'' کتاب الجهاد کی حدیث میں نہیں ہے، جو حدیث الباب میں ہے۔ کتاب الجهاد میں منقول حدیث حسب ذیل ہے:

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا أبو صفوانَ، عَنْ يونسَ بنِ يزيدَ، عن ابنِ شهابٍ، عَنْ عُروةَ، عَن أسامة بنِ زيدٍ - رضى الله عنهما - أنّ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم رَكِبَ عَلىٰ حمارٍ علىٰ إكافٍ عَلَيهِ قَطِيْفَةٌ، وَأَرْدَفَ أسامةَ وَرَاءَهُ. (صحيح بخارى، كتاب الجهاد والسير، باب الردف على الحمار، ص: ٤١٩، ج:١، قديمى: كراچى)

دوسرا وہم یہ کہ انھوں نے حدیث الباب کے متعلق ذکر فرمایا کہ یہ اس طویل حدیث کا جزء ہے، جو کتاب الطب میں یحییٰ بن بکیر کے طریق سے گزر چکی؛ حالاں کہ یہ حدیث سرے سے کتاب الطب میں ہے ہی نہیں۔ ہاں کتاب المرضى، باب عيادة الريض راكبًا وماشيًا وردفًا على الحمار، ص:٨٤٥، ٨٤٦، ج:٢، قديمى: كراچى میں یحییٰ بن بکیر سے مطول مروی ہے۔

(۳) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے تین اوہام

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (۷۷۳-۸۵۲ھ) ''فتح البارى بشرح صيح البخارى'' میں مبحوث عنہ حدیث الباب کے متعلق فرماتے ہیں:

قوله: "ركب على حمار" هو طرف من حديث طويل تقدم أصله فى العلم، ويأتى بهذا السند فى الاستئذان ثم فى الرقاق. (فتح البارى، كتاب اللباس، باب الارتداف على الدابة، ص:٤٨٤، ج:١٣، دارطيبة: الرياض)

"یہ اس طویل حدیث کا جزء ہے، جس کی اصل "كتاب العلم" **میں گزر چکی اور اسی سند سے** "كتاب الاستئذان" **پھر** "كتاب الرقاق" **میں آئے گی۔"**

بندہ کہتا ہے:

یہاں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کو تین وہم ہوئے ہیں:

پہلا وہم یہ ہے کہ انھوں نے حدیث الباب کے متعلق لکھا کہ یہ اس طویل حدیث کا جزء ہے، جس کی اصل كتاب العلم **میں گزر چکی؛ حالاں کہ اس حدیث کی اصل** كتاب العلم **میں نہیں؛ بل کہ** كتاب التفسير، باب قوله: ﴿وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا﴾، ص:٦٥٥، ٦٥٦، ج:٢ **اور** كتاب المرضى، باب عيادة المريض راكبًا وماشيًا وردفًا على الحمار، ص:٨٤٥، ٨٤٦، ج:٢، قديمي: كراچى **میں گزری ہے اور** كتاب الأدب، باب كنية المشرك، ص:٩١٦، ج:٢ **نیز** كتاب الاستئذان، باب التسليم فى مجلس فيه أخلاط من المسلمين والمشركين، ص:٩٢٤، ٩٢٥، ج:٢، قديمي: كراچى **میں آئے گی۔**

بندہ کا ناقص خیال یہ ہے کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث الباب میں رسول اللہ ﷺ کا حمار پر سوار ہونا اور ردیف بنانا مروی ہے، غالبًا اس سے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا ذہن كتاب العلم **کی اس حدیث کی طرف چلا گیا، جس میں رسول اللہ ﷺ کا ردیف کے ساتھ رَحل: کجاوے پر ہونا مروی ہے۔ رَحل: کجاوہ، کا زیادہ تر استعمال اونٹ کے لیے ہوتا ہے۔ اس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے؛ لیکن حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے** "كتاب الجهاد" **کی روایت کے پیش نظر** "كتاب العلم" **کی روایت کے ذیل میں لکھا ہے کہ اس وقت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ گدھے پر رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے؛ اس لیے انھوں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث الباب کے متعلق تحریر فرمادیا کہ یا یہ اس طویل حدیث کا جزء ہے، جس کی اصل** "كتاب العلم" **میں گزر چکی؛ حالاں کہ حدیث الباب میں حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو ردیف بنانے کا ذکر ہے؛ جب کہ**

کتاب العلم والی حدیث میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا ردیف ہونا مروی ہے اور دونوں حدیثوں کا مضمون بھی مختلف ہے۔حدیث الباب تو زیر نظر مضمون کے آغاز میں پڑھ لی، ذیل میں ”کتاب العلم“ والی حدیث پڑھیے:

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: ثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ — وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ — قَالَ: يَا مُعَاذُ، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ: يَا مُعَاذُ، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا. قَالَ: إِذًا يَتَّكِلُوا، وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا. (صحیح بخاری، کتاب العلم، باب من خص بالعلم قوما دون قوم کواهية أنلا يفهموا، ص:٢٤، ج:١، قديمي: كراچی)

دوسرا وہم یہ ہے کہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ ویأتی بهذا السند فی الاستئذان. ”اور اسی سند سے کتاب الاستئذان میں آئے گی۔“ یہاں یہ بات تو تسلیم ہے کہ حدیث الباب کی اصل کتاب الاستئذان میں ہے، جیسا کہ ماقبل میں مذکور ہوا؛ لیکن کتاب الاستئذان میں حدیث الباب کی سند سے مروی نہیں ہے؛ البتہ حدیث الباب اسی سند سے کتاب الجهاد والسير، باب الردف على الحمار، ص:٤١٩، ج:١، قديمي: کراچی میں گزر چکی ہے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث - جسے حافظ رحمہٗ اللہ نے غالبًا حدیث الباب کی اصل ٹھہرالیا ہے-بھی کتاب الاستئذان میں ہے، لیکن اس کی سند کتاب العلم والی حدیث کی سند سے مختلف ہے اور حدیث الباب کی سند سے تو مختلف ہے ہی؛ چناں چہ کتاب الاستئذان والی حدیث یہ ہے:

حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قال: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ مُعَاذٍ – رضى الله عنهما– قَالَ: أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ – ثُمَّ قَالَ مِثْلَهُ ثَلَاثًا– هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: حَقُّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ: أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ؟

أَلَّا يُعَذِّبَهُمْ. (صحيح بخارى، كتاب الاستئذان، باب من أجاب بلبيك وسعديك، ص:۹۲۷، ج:۲، قديمى: كراچى)

تیسرا وہم یہ ہے کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے حدیث الباب کی اصل کے "كتاب الرقاق" **میں آنے کا ذکر فرمایا ہے؛ حالاں کہ حدیث الباب** كتاب الرقاق **میں سرے سے ہے ہی نہیں۔ ہاں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ والی حدیث-جس کو حافظ رحمہٗ اللہ نے غالباً حدیث الباب کی اصل خیال کرلیا ہے- کتاب الرقاق میں ہے؛ لیکن سند الگ ہے:**

حَدَّثنا هُدبَةُ بنُ خَالِدٍ قال: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قال: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بنِ جَبَلٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ - قَالَ: بَيْنَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيسَ بَينِي وَبَينَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحلِ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، قُلتُ: لَبَّيكَ (يَا) رَسُولَ اللَّهِ وَسَعدَيكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ، قُلتُ: لَبَّيكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعدَيكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ بنَ جَبَلٍ، قُلتُ: لَبَّيكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعدَيكَ، قَالَ: هَلْ تَدرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ؟ قُلتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعلَمُ، قَالَ: حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعبُدُوهُ وَلَا يُشرِكُوا بِهِ شَيئًا، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ بنَ جَبَلٍ، قُلتُ: لَبَّيكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعدَيكَ، قَالَ: هَلْ تَدرِي مَا حَقُّ العِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوهُ؟ قُلتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعلَمُ، قَالَ: حَقُّ العِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ. (صحيح بخارى، كتاب الرقاق، باب من جاهد نفسه فى طاعة الله، ص:۹۶۲، ج:۲، قديمى: كراچى)

اور جس سند کے ساتھ حضرت مُعاذ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث كتاب الرقاق **میں ہے، اسی سند سے یہ حدیث** كتاب اللباس، باب إرداف الرجل خلف الرجل **میں گزری ہے:**

حَدَّثنا هُدبَةُ بنُ خَالِدٍ قال: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قال: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قال: حَدَّثَنَا أَنَسُ بنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بنِ جَبَلٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ - قَالَ: بَيْنَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيسَ بَينِي وَبَينَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحلِ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، قُلتُ: لَبَّيكَ (يَا) رَسُولَ اللَّهِ وَسَعدَيكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ، قُلتُ: لَبَّيكَ (يَا) رَسُولَ اللَّهِ وَسَعدَيكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ بنَ جَبَلٍ، قُلتُ: لَبَّيكَ (يَا) رَسُولَ اللَّهِ وَسَعدَيكَ، قَالَ: هَلْ تَدرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ؟ قُلتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعلَمُ، قَالَ: حَقُّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعبُدُوهُ وَلَا يُشرِكُوا بِهِ شَيئًا، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ بنَ جَبَلٍ، قُلتُ: لَبَّيكَ (يَا)

رَسُولَ اللَّهِ وَسَعُدَيْكَ، قَالَ: هَلُ تَدُرِى مَا حَقُّ العِبَادِ عَلَى اللَّهِ إِذَا فَعَلُوهُ؟ قُلُتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعُلَمُ، قَالَ: حَقُّ العِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنُ لَا يُعَذِّبَهُمُ. (صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب إرداف الرجل خلف الرجل وفی نسخة باب بلا ترجمة، ص:۸۸۲، ج:۲، قدیمی: کراچی)

یہاں یہ ملحوظ رہے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کتاب العلم والی حدیث اور کتاب اللباس، کتاب الاستئذان، کتاب الرقاق وغیرہ والی حدیث ایک نہیں؛ بلکہ یہ دو الگ الگ حدیثیں ہیں۔ کتاب العلم والی حدیث لا إله إلا الله محمد رسول الله کی شہادت سے متعلق ہے اور کتاب اللباس، کتاب الاستئذان، کتاب الرقاق، کتاب الجهاد والسير، کتاب التوحید والی حدیث حق الله العباد وحق العباد على الله سے متعلق ہے۔ صاحب الجمع بین الصحیحین: امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے متبعین نے دونوں حدیثوں کو ایک ٹھہرایا ہے، اس کو حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے وہم قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو: فتحالباری، کتاب الجهاد والسير، باب اسم الفرس والحمار، ص:۱۲۸، ج:۷، کتاب الرقاق، باب من جاهد نفسه فی طاعة الله، ص:۶۶۸، ج:۱۴، ذار طيبة: الرياض.

(۴) شیخ الاسلام زکریا الانصاری اور علامہ قسطلانی رحمہما اللہ کا وہم

شیخ الاسلام زکریا الانصاری رحمۃ اللہ علیہ (ولادت راجح قول کے مطابق ۸۲۶، وفات: ۹۲۶ھ) "منحة الباری بشرح صحیح البخاری المسمی بـ"تحفة الباری" میں مبحوث عنہ حدیث الباب کے متعلق فرماتے ہیں:

مرّ الحديث فی كتاب العلم. (منحة الباری، کتاب اللباس، باب الارتداف على الدابة، ص:۱۴۷، ج:۹، الرشيد: الرياض)

"یہ حدیث کتاب العلم میں گزری۔"

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ (۸۵۱-۹۲۳ھ) "ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری" میں فرماتے ہیں:

والحديث سبق طويلاً فی العلم. (ارشاد الساری، کتاب اللباس، باب الارتداف على الدابة، ص:۶۳۲، ج:۱۲، العلمية: بيروت)

"اور یہ حدیث کتاب العلم میں مطول گزری ہے۔"

بندہ کہتا ہے:

یہ ان حضرات کا وہم ہے۔ حدیث الباب کتاب العلم میں نہ مختصراً مذکور ہے اور نہ مطولاً۔ یہ وہم غالباً حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ کے اتباع میں ہوا ہے یا منشأ وہم وہی ہے جو حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ کے تین اوہام میں سے پہلے وہم کے تحت مذکور ہوا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

یہ کس سفر کا واقعہ ہے؟

❁ "صحیح بخاری" میں ہے:

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا النَّاسُ، ارْبَعُوا عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، وَلَكِنْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا. ثُمَّ أَتَى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ، قُلْ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ. أَوْ قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلَىٰ كَلِمَةٍ هِيَ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. (صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب: الدعاء إذا علا عقبة، ص:۹٤٤، ج:۲، قدیمی: کراچی)

"حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے؛ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے، جب ہم بلندی پر چڑھتے، تو تکبیر کہتے، نبی ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اپنے اوپر نرمی کرو؛ اس لیے کہ تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے؛ بل کہ تم بخوبی سننے والے اور دیکھنے والے کو پکارتے ہو۔ پھر آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، دراں حالے کہ میں اپنے دل میں لاحول ولا قوة إلا بالله کہہ رہا تھا، تو آپ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! لاحول ولا قوة إلا بالله کہو (کہتے رہو)؛ اس لیے کہ وہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، یا (راوی کو شک ہے کہ) آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتاؤں، جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے، وہ لاحول ولا قوة إلا بالله ہے۔"

یہ کس سفر کا واقعہ ہے؟ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ "فتح الباری"، کتاب الدعوات میں حدیث مذکور کے ذیل میں فرماتے ہیں:

قوله: "كنّا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر" لم أقف على تعيينه. (فتح

الباری، کتاب الدعوات، باب: الدعاء إذا علا عقبة، ص:۱۹۱، ج:۱۱، دارالریان: القاهرة)

”میں اس سفر کی تعیین پر واقف نہ ہوسکا۔“

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ إرشاد الساری، کتاب الدعوات **میں حدیث مذکور کے ذیل میں فرماتے ہیں:**

(قال: کنّا مع النبی ﷺ فی سفر) قال الحافظ ابن حجر: لم أقف علی تعیینه.

(إرشاد الساری، ص:۳۸۱، ج:۱۳، العلمیة: بیروت)

بندہ کہتا ہے:

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ”فتح الباری“ **کے صرف اسی مقام پر نظر کی ہے۔ دراصل حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کو** ”کتاب الدعوات“ **میں حدیث مذکور کی شرح کے وقت استحضار نہیں رہا کہ یہ واقعہ غزوۂ خیبر کے سفر کا ہے۔ جب آگے** ”کتاب القدر“ **میں یہ روایت دوبارہ آئی، تو استحضار ہوگیا؛ چناں چہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ** ”کتاب القدر“ **میں فرماتے ہیں:**

قوله: ”کنّا مع رسول الله ﷺ فی غزاة“ تقدّم فی غزوة خیبر من کتاب المغازی بیانُ أنها غزوة خیبر. (فتح الباری، کتاب القدر، باب: لاحول ولاقوة إلا بالله، ص:۵۰۹، ج:۱۱، دارالریان: القاهرة)

غزوۂ خیبر کے سفر سے مراد خیبر جاتے ہوئے نہیں؛ بل کہ خیبر سے واپسی کا سفر ہے؛ کیوں کہ مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً سے خیبر جاتے ہوئے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نہیں تھے، وہ تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حبشہ سے فتح خیبر کے بعد خیبر آئے تھے۔ ”صحیح بخاری“، کتاب المغازی **میں ہے:**

عَنْ أَبِی مُوسَی الْأَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا غَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ أَوْ قَالَ: لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَشْرَفَ النَّاسُ عَلَی وَادٍ، فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيرِ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْبَعُوا عَلٰی أَنْفُسِكُمْ، إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا، وَهُوَ مَعَكُمْ. وَأَنَا خَلْفَ دَابَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَنِی وَأَنَا أَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰی كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ، قُلْتُ: بَلَی يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَدَاكَ

أَبِی وَأُمِّی، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. (صحيح بخاری، كتاب المغازی، باب غزوة خيبر، ص:۶۰۵، ج:۲، قديمی: كراچی)

اس حدیث پاک کی شرح میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قَوْلُهُ: "أَشْرَفَ النَّاسُ عَلَى وَادٍ — فَذَكَرَ الْحَدِيثَ إِلَىٰ قَوْلِ أَبِی مُوسَى — فَسَمِعَنِی وَأَنَا أَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ" هَذَا السِّيَاقُ يُوهِمُ أَنَّ ذَلِكَ وَقَعَ وَهُمْ ذَاهِبُونَ إِلَى خَيْبَرَ وَلَيْسَ كَذَلِكَ؛ بَلْ إِنَّمَا وَقَعَ ذَلِكَ حَالَ رُجُوعِهِمْ، لِأَنَّ أَبَا مُوسَىٰ إِنَّمَا قَدِمَ بَعْدَ فَتْحِ خَيْبَرَ مَعَ جَعْفَرٍ كَمَا سَيَأْتِی فِی الْبَابِ مِنْ حَدِيثِهِ وَاضِحًا، وَعَلَىٰ هَذَا فَفِی السِّيَاقِ حَذْفٌ، تَقْدِيرُهُ: لَمَّا تَوَجَّهَ النَّبِیُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَىٰ خَيْبَرَ فحاصرها فَفَتَحَهَا ففرغ فَرَجَعَ، أَشْرَفَ النَّاسُ إِلَخْ. (فتح الباری، كتاب المغازی، باب غزوة خيبر، ص:۵۳۸، ج:۷، دارالريان: القاهرة)

(جاری)